اسلامی اقوام متحدہ

ابوعکاشہ مفتی محمد عمر فاروق

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نئے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے حلف اٹھاتے ہی اپنی اصلیت وحقیقت اور واضح پالیسی کا اعلان کر دیا ہے، انتخابی مہم کے دوران کیے گئے وعدوں پر فوری عمل درآمد شروع کر دیا ہے، انتخابی مہم کے درمیان ٹرمپ کی جو شخصیت سامنے آئی، اس میں وہ صاف گو، غیر لچکدار رویے کے حامل اور دوٹوک انداز میں گفتگو کرنے والے فرد کی تھی چنانچہ انہوں نے اپنی واضح اور غیر لچکدار گفتگو میں کھلے انداز میں کہہ دیا ہے کہ،، میں تشدد کا قائل ہوں،، اسی متشددانہ پالیسی کا آغاز مسلمانوں کے امریکہ میں داخلہ پر پابندی اور سخت چیکنگ کی صورت میں سامنے آیا۔

ان حالات کے تناظر میں امت مسلمہ کے قائدین اور تھنک ٹینک کو واضح غیر لچکدار اور دوٹوک مؤقف اختیار کرنا ہوگا، اپنی صفوں میں اتحاد واتفاق پیدا کر کے امت مسلمہ کو ایک مدبر اور حوصلہ مند دوراندیش قیادت فراہم کرنا ہوگی ورنہ دنیا کے ظالم وجابر حکمران مسلمانوں کو منافقین کے ساتھ مل کر صفحۂ ہستی سے مٹانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ شام، عراق، افغانستان، روہنگیا برما، کشمیر وفلسطین، بوسنیا، چیچنیا، لیبیا، مصر، یمن وغیرہ کے مظلوم مسلمانوں کے حالات اور ان کی بے بسی امت مسلمہ کے سامنے ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ عالم اسلام اس وقت شدید ابتلاء واختلاف کا شکار ہے جبکہ عالمی قوتوں نے اپنی ناپاک سازشوں کے ذریعہ مسلم ممالک کو جنگوں میں دھکیل کر ان کے وسائل پر قبضہ جما لیا ہے۔ تاریخ اسلام اس پر شاہد ہے کہ ہم نے کبھی دشمنوں سے شکست نہیں کھائی، ہم نے اگر شکست کھائی ہے تو اپنے اندرونی اختلافات سے شکست کھائی ہے اسی نفسانیت کی بدولت اپنی سلطنتیں گنوائیں اور اپنے ملکوں کے چراغ گل کرائے ان سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے مسلم امہ کو عرب وعجم کی تخصیص کیے بغیر ایک مشترک پلیٹ فارم پر آنا ہوگا اپنی کرنسی اپنی عالمی منڈیاں اور عدالتیں قائم کر کے عالمی قوتوں کے دہرے معیار کو بے نقاب کرنا ہوگا۔

یہ امت پوری انسانیت کی اصلاح کے لیے مبعوث کی گئی ہے۔ پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کی قائدانہ صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم لوگ آسانیاں فراہم کرنے والے بنا کر مبعوث کیے گئے ہو دشواریاں پیدا کرنے والے بنا کر نہیں۔

ایک صحابی حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ نے اسلام کی جامعیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہمیں اللہ تعالیٰ

نے اس کام کے لیے مبعوث فرمایا کہ ہم اللہ کی مشیت کے مطابق انسانوں کوانسانوں کی غلامی سے نکال کراللہ وحدہ کی عبادت تک، دنیا کی تنگی سے نکال کراس کی وسعتوں تک، اورمختلف مذاہب وادیان کےظلم وجور سےنجات دلاکراسلام کے عدل وانصاف تک پہنچادیں نیز نبی آخرالزمان کی بعثت کے ساتھ ایک ایسی امت کی بعثت بھی مشیت خداوندی میں شامل تھی جو باخبراور باشعور ہو۔صحیح راستے کی طرف دعوت دیتی رہے، ہرزمانہ اور ہرمقام پرانسانوں کی دیکھ بھال اس کی ذمہ داری ہے۔

امت مسلمہ میں اسلامی بیداری نوع انسانی کی دائمی وابدی ضرورتوں غذاء پانی ہواسے معنوی اعتبار سے کسی طرح کم نہیں۔ یہ پوری انسانیت کیلئے مطلوب ومفید ہےاوراس کا فقدان صرف اسلام اورمسلمانوں کے وجود کے لیے نہیں بلکہ پورے انسانی معاشرہ کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے آج کا دور چونکہ شہوات نفسانی اورشکوک وشبہات ذہنی کا دور ہے اسلام سے نامانوس فلسفوں اورافکار کا زمانہ ہے اس لئے آج اسلامی بیداری کی ضرورت کئی گنا زیادہ بڑھ گئی ہے اوراس امت کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔

امت کے خیرخواہ طبقہ کی اس پرنظر ہونی چاہیے کہ اس دور میں کون کون سی تحریکیں اور کیسے کیسے رجحانات پائے جاتے ہیں۔ عام زندگی میں ان کی کیا طاقت اوراہمیت ہے اوراسلام کے بارے میں ان کا نقطہ نظر کیا ہے۔ وہ دنیا اسلام کے مستقبل اورآنے والی اسلامی نسل کیلئے کس حدتک خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں کیونکہ ان طاقتوں تحریکوں اور قیادتوں سے آنکھیں بند کرلینا بہت خطرناک حالات سے دوچار کرسکتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود تنگ ہوجائے اور جینا مشکل ہوجائے اور مسلمان دین کے باغیوں اور دشمنوں کے رحم وکرم پرغیراسلامی قانون سازی، اسلامی قوانین میں دخل اندازی اورانکے متعلق شکوک وشبہات کی فضا میں مغربی تہذیب کے زیرسایہ زندگی گذارنے پر مجبور ہوجائیں۔گردوپیش کے رجحانات سے زمانے کی ضرورتوں اورتقاضوں سے اعراض ایک حدتک محدود رہ جانا اسلام کے صحیح فہم کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اسلام کی دعوت وتبلیغ نشرواشاعت اورنفاذ کیلئے شعور کی بیداری اسکی تربیت حقائق کا ادراک بہت ضروری ہے۔

صورت اسلام میں روح اسلام اورحقیقت اسلام پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔اس وقت امت کی سب سے بڑی احتیاج یہی ہے کہ اسی سے اس کے حالات اوراس امت کے حالات کےنتیجہ میں دنیا کے حالات بدلیں گے، کیونکہ دنیا کے حالات، اس امت کے حالات کے تابع اوراس امت کے حالات حقیقتِ اسلام کے تابع ہیں۔

صحابہ کرام کی زندگی اورانکی زندگی کا انقلاب اورانکی کوششوں سے دنیا کا انقلاب نظر کے سامنے موجود ہے۔مایوس ہونے کی قطعاًضرورت نہیں پیچھے مڑکر دیکھے تاریخ کے سمندر میں آپ کوحقیقت اسلام کے جزیرے بکھرے ہوئے نظرآئیں گے۔

حقیقت اسلام نے ظاہری قرائن وقیاسات کے خلاف حالات اور مخالف طاقتوں پر فتح پائی ہے۔ حقیقت اسلام اور حقیقت ایمان میں آج بھی وہی طاقت ہے جو ابتداء اسلام میں تھی آج اسکے سامنے دریا پایاب ہو سکتے ہیں۔ سمندر میں گھوڑے ڈالے جاسکتے ہیں درندے جنگل چھوڑ کر جاسکتے ہیں۔

بڑی خوش آئند بات ہے کہ ہماری مذہبی وسیاسی قیادت کی طرف سے اس کی طرف پیش رفت ہو رہی ہے چنانچہ عالمی حالات پر گہری نظر رکھنے والے دور اندیش مدبر سیاستدان مولانا فضل الرحمان نے کہا:

''مسلم ممالک متحد ہو کر اسلامی اقوام متحدہ قائم کریں مسلمانوں کے خلاف عالمی سطح پر سازشیں ہو رہی ہیں کفریہ قوتوں کو ان کے دائرہ تک محدود کرنے کا وقت آ گیا ہے۔'' اس لیے آج جو قائد اور ملک اس بیداری کے لیے آواز بلند کرے اس کو خوش آمدید اور ویلکم کہنا چاہیے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی
کل بھی وہی قوم تھی اور آج بھی وہی جو نہیں ہے تو اتحاد نہیں، ایمان نہیں، یقین نہیں

not found.